رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین ہدایات

مدرّس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ:

((لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ كُنْتُمْ)) (رواہ ابوداؤد و احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بنالو' اور میری قبر کو میلہ نہ بنالینا' ہاں مجھ پر صلوٰۃ بھیجا کرنا' تم جہاں بھی ہو گے مجھے تمہاری صلوٰۃ پہنچے گی۔''

اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو فتح خیبر ۷ ھ میں ایمان لائے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی رفاقت کا زمانہ تین ساڑھے تین سال کا ہے۔ قبولِ اسلام کے بعد وہ ہمہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور ان کی واحد دلچسپی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل کرنا تھی۔ اس راستے میں انہوں نے شدید بھوک' پیاس اور مسلسل فاقے برداشت کیے۔ اس عزیمت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ اگرچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں بہت تھوڑا وقت گزارا مگر ان کی مرویات کی تعداد کتب احادیث میں سب سے زیادہ ہے۔ دوسرے جلیل القدر صحابہ اس خوف کے پیش نظر حدیث نہیں بیان کرتے تھے کہ کہیں الفاظ میں کمی بیشی نہ ہو جائے' چنانچہ وہ صرف وہی احادیث بیان کرتے تھے جن کے متعلق انہیں اپنے حافظے پر پورا یقین ہوتا تھا۔ مگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے حافظے پر پورا اعتماد تھا۔ اس سلسلہ میں وہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حافظے کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: ابوہریرہؓ اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے چادر پھیلا دی۔ اس پر آپؐ نے کچھ پڑھا۔ پھر آپؐ کے حکم سے میں نے چادر کو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالیا۔ اس دن کے بعد سے میں کبھی آپ کی کوئی بات نہیں بھولا۔ یہی میری کثرتِ روایت کا سبب ہے۔ اس جاں نثار اور فدا کار صحابیؓ کے ساتھ آپؐ کو بھی بڑی محبت تھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بلی تھی جسے وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کی گود میں بلی دیکھی تو پیار سے انہیں ابوہریرہ (بلی کا باپ) فرمادیا۔ پس آپ کا دیا ہوا یہ نام ایسا مشہور و مقبول ہوا کہ ان کے اصل نام عبدالرحمٰن بن صخر کی جگہ اس کنیت نے لے لی۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ پہلی یہ کہ تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بنانا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے گھروں کو اللہ کے ذکر سے معمور رکھنا۔ تلاوتِ قرآن اور نماز سب سے بڑا ذکر ہیں۔ قبرستان میں تو فوت شدہ لوگ ہوتے ہیں جو اس دار العمل سے کوچ کر کے دار الآخرت میں پہنچ گئے ہیں۔ اب وہ وہاں نہ ذکر اذکار کر سکتے ہیں اور نہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پس جس گھر میں اللہ کا ذکر اور نماز کا اہتمام نہیں ہوتا وہ قبرستان کی ایک قبر کی مانند ہے۔ اس فرمانِ رسولؐ میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ذکر اذکار کریں اور نماز پڑھیں۔ فرض نمازیں تو بہر حال مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرنا لازم ہے، لیکن سنن و نوافل گھروں میں ادا کرنے افضل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول یہ تھا کہ وہ فرضوں سے پہلے کی سنتیں گھروں میں ادا کرتے تھے اور فرض کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہوتے تھے۔ فرضوں کے بعد کی سنتیں بھی اپنے گھروں میں ادا کرتے۔ چونکہ نفلی نمازوں میں اخفا پسندیدہ ہے اس لیے لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو کر ان کا پڑھنا بہتر ہے تاکہ ان میں ریا کا ذرّہ بھی شامل نہ ہو اور یہ عبادت خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے ہو جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ہدایت یہ ہے کہ میری قبر کو عید نہ بنانا۔ یعنی جس طرح لوگ سال کے کسی معین دن عرس اور میلے کا اہتمام کرتے ہیں اس طرح کا کوئی میلہ یا عرس میری قبر پر منعقد نہ کرنا۔ عید وہ دن ہے جو سال میں ایک مقررہ تاریخ کو آتا ہے اور اس دن خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ عید اور عرس کا مفہوم ایک ہی ہے۔ آج عرس کے نام پر جو تقریبات منعقد ہوتی ہیں، قبروں پر میلے لگتے ہیں، قبروں کا طواف کیا جاتا ہے، وہاں نذر و نیاز اور منتیں مانی جاتی ہیں اور دوسری غیر سنجیدہ خرافات دیکھنے میں آتی ہیں ان کی اسلام جیسے دینِ حق میں کوئی گنجائش نہیں۔ البتہ قبرستان کی زیارت اور وہاں مدفون لوگوں کے حق میں دعائے مغفرت کی تلقین ضرور ہے۔ یہ بات جہاں فوت شدگان کے لیے انتہائی مفید ہے وہاں زائرین کے لیے بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ نیز مسنون طریقہ سے زیارتِ قبور موت کی یاد دلاتی، نیک عمل کا داعیہ پیدا کرتی اور گناہوں سے دُور رہنے کا سبق دیتی ہے۔

تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ مجھ پر دَرود پڑھا کرو۔ درود مسلمان کے لیے بہت بڑا تحفہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محسن ہیں، ان کی وجہ سے آج ہم مسلمان ہیں۔ اسلام بہت بڑی نعمت ہے۔ اسلام کے علاوہ کوئی دین و مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں۔ اللہ کا پسندیدہ اور مقبول دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعے ہمیں ملا ہے۔ تو اس احسان کے بدلہ میں ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم اللہ کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دعا گو ہوں۔ اسی دعا کا نام درود ہے۔ درود شریف کے الفاظ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھا دیے۔ تھوڑے تھوڑے الفاظ کے فرق کے ساتھ یہ درود شریف کتب احادیث میں منقول ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ فضیلت درودِ ابراہیمی کی ہے جو نماز میں شامل کیا گیا ہے۔ پھر درود شریف کے فوائد میں ایک تو یہ ہے کہ اُمتی درود پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ سے رحمت کی دعا کرتا ہے، جو بڑی فضیلت کی بات اور کسی حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کا اعتراف و اقرار ہے۔ دوسرے درود پڑھنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم اجر و ثواب کی خوشخبری سنائی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ

خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)) (رواہ النسائی واحمد)

''میرا جو اُمتی خلوص دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے‘ اُس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔''

گویا درود شریف ایسا وظیفہ ہے جو نیکیوں میں اضافے اور گناہوں کو مٹانے کا سبب ثابت ہوتا ہے۔ ہر اہل ایمان چاہے جتنا بھی نیکوکار اور متقی ہو وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بموجب اپنے اعمال کے بل بوتے پر جنت میں نہیں جا سکتا۔ چنانچہ ہر اُمتی کو بخشش اور مغفرت کے لیے اللہ کی رحمت کی حاجت ہے اور اُس کی یہ ضرورت درود شریف پڑھنے سے پوری ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نماز کے آخری قعدے میں درود پڑھنا مقرر کر دیا گیا ہے کہ اللہ کے اس فضل و کرم سے ہر نماز پڑھنے والا مستفید ہو سکے۔ رسول اللہ ﷺ کا درود شریف کے ساتھ خصوصی تعلق واضح ہے۔ لہٰذا کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والے کو رسول اللہ ﷺ کا خاص قرب نصیب ہو گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) (رواہ الترمذی)

''قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین میرا وہ اُمتی ہو گا جو مجھ پر زیادہ صلوٰۃ بھیجنے والا ہو گا۔''

درود شریف وہ وظیفہ ہے جس کے لیے کوئی وقت اور جگہ مقرر نہیں۔ ہر اُمتی اپنے حالات اور مصروفیت کے مطابق درود شریف کے لیے وقت مقرر کر سکتا ہے۔ جب بھی اور جہاں بھی رسول اللہ ﷺ پر آپ کا اُمتی درود شریف پڑھے گا اُس کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو کر دی جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے اُس کو میں سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔'' (رواہ البیہقی فی شعب الایمان‘ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح)

بعض روایات میں ہے کہ حضور ﷺ تک درود شریف پہنچانے والا فرشتہ صلوٰۃ و سلام بھیجنے والے اُمتی کا نام اس کی ولدیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتا ہے‘ یعنی وہ کہتا ہے: ''یا محمد صَلّٰی علیك فُلانُ بنُ فُلان''۔ اس سے بڑی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا ذکر محبوبِ خدا کی بارگاہ میں نام بنام ہو جائے۔ زیر درس حدیث میں بھی جہاں رسول اللہ ﷺ نے درود پڑھنے کی ترغیب دی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جہاں بھی ہو گے مجھے تمہاری صلوٰۃ پہنچے گی۔

اُمتیوں کو یہ حکم ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام سنیں یا پڑھیں تو آپ پر درود شریف پڑھیں۔ چنانچہ مسلمانوں کا یہ معمول ہے کہ جب بھی وہ رسول اللہ ﷺ کا نام سنتے ہیں تو ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بخیل کہا ہے جس کے سامنے آپ کا نام لیا جائے مگر وہ درود نہ پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) (رواہ الترمذی واحمد)

''بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

((رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) (رواہ الترمذی واحمد)

''اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

چونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو نبی کریم ﷺ پر دَرود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے اس لیے جب اللہ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائیں اور اُس کے ساتھ دَرود بھی پڑھیں تو یہ دُعا کی مقبولیت کا باعث ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ)) (رواہ الترمذی)

''دُعا آسمان اور زمین کے درمیان رُکی رہتی ہے' اوپر نہیں جاسکتی' جب تک کہ تم اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود نہ بھیجو۔''

زیر درس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے گھروں میں سنن ونوافل پڑھنے کو معمول بنایا جائے تاکہ گھر میں خیر وبرکت کا دور دورہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی قبر پر عرس اور میلہ نہ لگانے کا حکم ہے۔ وہاں تو یہ کام نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ کی اطاعت میں یہ بھی شامل ہے کہ بزرگوں اور اولیاء اللہ کے مزارات کا تقدس بھی غیر سنجیدہ اجتماعات کے ساتھ مجروح نہ کیا جائے۔ ہاں کرنے کا کام یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھا جائے جس سے نیکیاں حاصل ہوں اور گناہ مٹتے جائیں اور اللہ کے فرمان پر عمل بھی ہو جائے۔ درود شریف کے ضمن میں ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ صرف مسنون درود پر اکتفا کیا جائے' کیونکہ وہی الفاظ آپؐ کے شایانِ شان اور بھروسہ کے قابل ہیں اور جملہ فیوض وبرکات اسی میں ہیں۔ دوسرے انسانوں کے بنائے ہوئے دَرود پر نہ بشارتیں ہیں اور نہ ہی اُن پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔○○

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ علیہ کی مقبولِ عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 40 روپے اشاعت عام: 25 روپے